رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۴۹

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۳۵/۷ | سوموار ۴ محرم الحرام ۱۴۰۲ھ، ۲ نبوت ۱۳۶۰ ہش، ۲ نومبر ۱۹۸۱ء | نمبر ۲۴۹

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۳۱ اخاء/اکتوبر۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضور انور ایدہ اللہ کو صحت و سلامتی سے رکھے اور روح القدس کی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا العالی کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ۲۴ واں سالانہ اجتماع مخصوص دینی روایات کے ساتھ شروع ہو گیا

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بصیرت افروز خطاب سے اجتماع کا افتتاح فرمایا

امسال افتتاحی اجلاس میں ۷۲۱ مجالس حاضر تھیں ۲۵ مجالس کے ۹۰ انصار سائیکلوں پر اجتماع میں شریک ہونے آئے

ربوہ: ۳۰ اخاء/اکتوبر۔ مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ۲۴ واں سالانہ اجتماع آج یہاں تیسرے پہر مسجد اقصیٰ کے صحن میں اپنے مخصوص دینی ماحول میں شروع ہو گیا۔ اس اجتماع کی جو کہ تین روز ۳۰ - ۳۱ اکتوبر و یکم نومبر تک جاری رہے گا خاص بات ذکر الٰہی اور دعاؤں کا ماحول ہے۔

آج تیسرے پہر سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مقام اجتماع میں تشریف لا کر اپنے پُر معارف خطاب سے اجتماع کا افتتاح فرمایا حضور انور تین بجکر چالیس منٹ پر مسجد اقصیٰ کی غربی سمت سے تشریف لائے۔ مسجد کے باہر حضور انور کا استقبال صدر صاحب انصار اللہ مرکزیہ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب اور ان کی مجلس عاملہ کے دیگر ارکان نے کیا۔ حضور کی آمد کے ساتھ ہی سٹیج سے محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب رکن خصوصی مجلس عاملہ انصار اللہ نے حضور کو اھلاً وسھلاً و مرحبا کہا۔ ساتھ ساتھ جملہ انصار حضرات نے بھی یہ کلمات دوہرائے۔ حضور کی آمد پر سٹیج سے یہ نعرے لگائے گئے۔ نعرہ تکبیر اللہ اکبر ختم المرسلین زندہ باد۔ خاتم الانبیاء زندہ باد۔ انسانیت زندہ باد۔ اسلام زندہ باد۔ احمدیت زندہ باد

ان نعروں کے دوران حضور سٹیج پر تشریف لا چکے تھے جب تک نعرے لگتے رہے حضور انور بھی کھڑے رہے۔ جملہ حاضرین حضور انور کے استقبال میں کھڑے تھے۔ حضور انور بھی زیر لب نعروں کا جواب دیتے رہے۔ بعد ازاں حضور نے احباب کرام کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا اور کرسی پر تشریف فرما ہوئے اور جملہ انصار حضرات کو بھی بیٹھنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

حضور انور کے جلوہ افروز ہونے کے بعد افتتاحی اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی جو کہ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل نے کی بعد ازاں حضور منبر پر تشریف لائے اور فرمایا۔

"انصار کھڑے ہو کر اپنا عہد دہرائیں"

تمام انصار کھڑے ہو گئے چنانچہ حضور نے انصار کا عہد سب سے دوہروایا۔ بعد ازاں مکرم اعجاز احمد صاحب نے حضرت اقدس کا شیریں کلام

حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی

ترنم سے پڑھکر سنایا۔

اس کے بعد چار بجے حضور انور ایدہ اللہ منبر پر تشریف لائے۔ حضور انور نے اپنے خطاب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تا قیامت جاری شدہ فیضان روحانی کے حوالے سے سیدنا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ارفع و اعلیٰ مقام بیان فرمایا اور نبوت کے بارے میں جماعت احمدیہ کے عقیدے کی جزئیات و تفصیلات بیان فرمائیں۔ حضور نے فرمایا کہ جماعت کے عقائد ہمارے احباب کرام کے سامنے بار بار آتے رہنے چاہئیں۔ حضور انور نے اپنے خطاب کے دوران حضرت اقدس کی کتب میں سے کئی حوالے پیش فرمائے۔

حضور انور کے خطاب سے مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے ۲۴ ویں سالانہ اجتماع کا باضابطہ افتتاح عمل میں آیا۔ حضور نے اپنا خطاب ختم فرمانے کے بعد کئی بار لا الہ الا اللہ کے بابرکت کلمات کا ورد فرمایا اور آخر میں۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

فرما کر تشریف لے گئے۔

(باقی صفحہ پر)

• میرے سسر مکرم شیخ عبدالواحد صاحب سابق مبلغ چین، عراق، ایران اور جزائر فجی عرصہ ایک ماہ سے علیل ہیں۔ بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ چلنے پھرنے سے عاجز ہیں۔ احباب جماعت اور بزرگانِ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ ان کی صحت کے لئے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ان کو لمبی اور کام کرنے والی زندگی عطا کرے۔ آمین۔

(شیخ مظفر احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ۔ بدین سندھ)

شادی کی مبارک تقریب

عزیزہ مکرمہ منصورہ باسمہ صاحبہ بنت مکرم نوابزادہ عباس احمد خان صاحب ابن حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب کی تقریب رخصتانہ بمعہ عزیزم حمید الرحمٰن صاحب ابن مکرم ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب سابق امیر ضلع ساہیوال مورخہ ۱۸ اکتوبر ۱۹۸۱ء کو پام ویو ۵۔ ڈیوس روڈ لاہور میں عمل میں آئی۔

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ اور حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم محترم حضور انور ایدہ اللہ اس تقریب میں شمولیت کیلئے ربوہ سے لاہور تشریف لے گئے۔

پونے بارہ بجے بارات ساہیوال سے آئی بارات کے فوراً بعد حضور انور تشریف لائے۔ حضور انور قریباً ایک گھنٹہ تک تشریف فرما رہے اور مہمانان کرام سے محوِ گفتگو رہے۔ بعد ازاں لاہور سے باہر سے آئے ہوئے مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ بعد ازاں تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد مکرم منیر احمد صاحب جاوید نے حضرت اقدس کی دعائیہ نظم خوش الحانی سے سنائی۔ جس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے جملہ حاضرین سمیت اس رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کرائی اور دعا کے بعد اندرون خانہ تشریف لے جا کر بچی کو اپنی دعاؤں سے نوازا۔ تقریب میں خاندان حضرت اقدس کے جملہ افراد کے علاوہ لاہور کے اہم افراد اور متعدد سرکاری و غیر سرکاری افسران اور زندگی کے مختلف طبقوں سے تعلق رکھنے والے نمایاں وجود شامل تھے۔

عزیزہ مکرمہ منصورہ باسمہ کا نکاح حضور ایدہ اللہ نے مسجد مبارک ربوہ میں مورخہ ۵ اکتوبر ۱۹۸۱ء کو پچاس ہزار روپیہ مہر پر پڑھا تھا۔ عزیزہ مکرمہ منصورہ باسمہ صاحبہ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اور حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب کی پوتی اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب اور حضرت بو زینب بیگم صاحبہ کی نواسی ہیں۔

پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: سید عبدالحی مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل، نصرت غربی ربوہ ● قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۴ر محرم ۱۴۰۲ ھ
۲ر نبوت ۱۳۶۰ ہش

انتہائی عبرت انگیز ایک قرآنی تمثیل

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مومنوں کو انفاق فی سبیل اللہ کی مختلف پیرائے میں بار بار تلقین فرمائی ہے اور یہ امر ذہن نشین کرایا ہے کہ جو لوگ خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنا مال خرچ کریں گے خدا تعالیٰ اُس اجرِ عظیم کے علاوہ جو ایسے مومنوں کو اگلے جہان میں ملے گا اِسی دنیا میں اُن کے خرچ کئے ہوئے اموال کو کئی گنا کر کے ان کی طرف واپس لوٹا دے گا۔ اس لحاظ سے وہ اپنے اموال کو خدا کی راہ میں خرچ کر کے گھاٹے میں نہیں رہیں گے بلکہ بے انداز نفع کمائیں گے۔

ہم نے ایک گزشتہ شمارے میں واضح کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اُس کی راہ میں خرچ کئے ہوئے مال کو ایک ایسے باغ سے تشبیہ دی ہے جو اونچی جگہ پر واقع ہو اور اس پر تیز بارش ہوئی ہو جس کے نتیجہ میں وہ پہلے سے کئی گنا زیادہ پھل لایا ہو۔ آج اس تعلق میں ہم یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ جہاں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو یہ بشارت دی ہے کہ انفاق فی سبیل اللہ کے نتیجہ میں انہیں برکت پہ برکت دی جائے گی یہاں تک کہ ان کے گھر برکتوں سے بھر جائیں گے وہاں اُس نے خبردار فرمایا ہے کہ جو لوگ ایمان لانے کے باوجود خدا کی راہ میں اپنا مال خرچ نہیں کریں گے اور اس سے جی چرائیں گے وہ گویا اپنے اس فعل سے اپنے لگے لگائے باغ کو خود اپنے ہی ہاتھوں اجاڑنے کا موجب ہوں گے اور اس سے انہیں نفع پہنچنے کی بجائے الٹا نقصان پہنچے گا اور نقصان بھی ایسا جو اُن کے لئے بہت دکھ اور حسرت کا موجب ہوگا۔

اُنہیں جس قسم کے دُکھ اور حسرت کا سامنا کرنا پڑے گا اسے خدا تعالیٰ نے ایک تمثیل کے ذریعہ واضح کیا ہے جہاں اُس نے انفاق فی سبیل اللہ اور اس کے عظیم اجر کو ایک سرسبز و شاداب اور کئی گنا پھل لانے والے باغ سے تشبیہ دی ہے وہاں اُس نے خدا تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ نہ کرنے کے نقصان کو ایک سرسبز و شاداب اور پھلوں سے لدے ہوئے باغ کے یکدم اجڑ جانے سے تشبیہ دے کر اس کی مضرت کو بہت درد انگیز اور عبرتناک پیرایہ میں ذہن نشین کرایا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ انفاق فی سبیل اللہ سے پہلوتہی کے حسرت ناک انجام کو تمثیل کے انداز میں واضح کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

اَیَوَدُّ اَحَدُکُمْ اَنْ تَکُوْنَ لَہٗ جَنَّۃٌ مِّنْ نَّخِیْلٍ وَّ اَعْنَابٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ لَہٗ فِیْھَا مِنْ کُلِّ الثَّمَرٰتِ وَ اَصَابَہُ الْکِبَرُ وَ لَہٗ ذُرِّیَّۃٌ ضُعَفَآءُ ج فَاَصَابَھَا اِعْصَارٌ فِیْہِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ط کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّکُمْ تَتَفَکَّرُوْنَ ○

(البقرہ آیت ۲۶۷)

ترجمہ:۔ کیا تم میں سے کوئی شخص (اس بات کو) پسند کرتا ہے کہ اُس کا کھجوروں اور انگوروں کا ایک باغ ہو جس کے نیچے نہریں بہتی ہوں اور اسے اس میں سے ہر قسم کے پھل ملتے (رہتے) ہوں اور اسے بڑھاپے نے بھی آلیا ہو اور (مزید برآں یہ کہ) اُس کے چھوٹے چھوٹے بچے ہوں۔ پھر اُس باغ پر ایک ایسا بگولہ چلے جس میں آگ (کی سی گرمی) ہو اور وہ (باغ) جل (کر خاکستر ہو) جائے۔ (دیکھو) اللہ تمہارے (فائدہ کے) لئے اس طرح اپنے احکام بیان کرتا ہے تاکہ تم فکر (سے کام لیا) کرو۔

یہ اس قدر خوف دلانے والی تمثیل ہے کہ اس کے تصور سے ہی بدن میں جھرجھری آجاتی ہے۔ پھر اِس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنا مال خرچ نہ کرنے اور اس بارہ میں خست سے کام لینے والوں پر جو مالی وبال آتا ہے اس کی زد میں ان کے اہل و عیال بھی آتے ہیں۔ جس طرح انفاق فی سبیل اللہ کے ثمرہ کے طور پر حاصل ہونے والی برکتوں سے متمتع ہونے میں انفاق کرنے والوں کے اہل و عیال بھی شریک ہوتے ہیں اسی طرح انفاق فی سبیل اللہ سے جی چرانے کے وبال میں ایسے شخص کے اہل و عیال کو بھی شریک ہونا پڑتا ہے کیونکہ اس کا اثر پورے گھر اور خاندان پر پڑتا ہے اور مصیبت آتی ہے تو بیک وقت سب پر آتی ہے اور پورے گھر کا اِس سے متاثر ہونا ہلاکت سے کم نہیں ہوتا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے انفاق فی سبیل اللہ سے پہلوتہی کو خود اپنے ہاتھوں تباہی مول لینے کے مترادف قرار دیتے ہوئے فرمایا:۔

وَ اَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَ لَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ ج وَ اَحْسِنُوْا ج اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ○ (البقرہ آیت ۱۹۶)

ترجمہ:۔ اور اللہ کے راستہ میں (مال و جان) خرچ کرو اور اپنے ہی ہاتھوں (اپنے آپ کو) ہلاکت میں مت ڈالو۔ اور احسان سے کام لو۔ اللہ احسان کرنے والوں سے یقیناً محبت کرتا ہے۔

اس کے بالمقابل اللہ تعالیٰ نے خدا کی راہ میں دل کھول کر خرچ کرنے والوں کو دنیا اور آخرت میں فوزِ عظیم اور اجرِ کبیر کی بشارتوں سے نوازا ہے۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ وَ اَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَکُمْ مُّسْتَخْلَفِیْنَ فِیْہِ ط فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَ اَنْفَقُوْا لَھُمْ اَجْرٌ کَبِیْرٌ ○

(الحدید آیت ۸)

ترجمہ:۔ اے لوگو! اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور جن (جائیدادوں) کا تم کو مالک بنایا ہے ان میں سے خرچ کرو۔ اور تم میں سے جو مومن ہیں اور خدا کی راہ میں خرچ کرتے رہتے ہیں ان کو بہت بڑا اجر ملے گا۔

جب اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے کا اجر بے انتہا عظیم ہے اور خرچ نہ کرنے میں ہلاکت ہی ہلاکت ہے تو اس کے باوجود اگر کوئی بخل سے کام لے کر اپنے آپ کو اجرِ عظیم سے محروم کرتا ہے تو اُس کے بیوقوف ہونے میں کیا شک ہو سکتا ہے۔ اِس کے باوجود چونکہ بعد میں مومنوں ہی میں سے انفاق فی سبیل اللہ سے جی چرانے اور ہلاکت مول لینے والوں نے بھی پیدا ہونا تھا اِس لئے اُنہیں جھنجھوڑنے اور ہوش دلانے کی غرض سے اللہ تعالیٰ نے مزید فرمایا:۔

مَا لَکُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَ لِلّٰہِ مِیْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ط (الحدید آیت ۱۱)

ترجمہ:۔ اور تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ تم اللہ کے راستہ میں خرچ نہیں کرتے حالانکہ آسمانوں اور زمین کی میراث اللہ ہی کی ہے۔

الغرض انفاق فی سبیل اللہ سے پہلوتہی کا انجام بہت ہی عبرتناک ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اسے ایک نہایت عبرت انگیز تمثیل سے واضح کیا ہے۔

بجھنے کو ہے چراغ شبِ انتظار کا

(سالانہ اجتماعات کے مناظر کے پیشِ نظر)

پھر باغِ دیں میں آیا ہے موسم بہار کا
پھر ہوگا بول بالا شہِؐ نامدار کا۔

خوش ہو کہ ربِّ کعبہ کے فضل و کرم سے اب
بجھنے کو ہے چراغ شبِ انتظار کا۔

تبلیغِ دینِ حق کی ہے توفیق مل رہی
احساں ہے ہم پہ خاص یہ پروردگار کا۔

نفرت کسی سے کرنے کا مت کر کبھی خیال
اب آگیا ہے دَور بہم لطف و پیار کا۔

مومن کی شان کے نہیں شایاں غرور و کبر
شیوہ کر اختیار فقط انکسار کا۔

کس کام ترے وہ نگاہِ جگر خواش
راس آسکا نہ جلوہ جسے حُسنِ یار کا

خُو بُو کا اُس کی گر نہ نشاں تجھ میں ہو کوئی
سمجھے گا کون بندہ ہے تُو کردگار کا۔

کامل اُسی کا عشقِ حقیقی ہے دہر میں
ہر شئی میں آئے جس کو نظر عکسِ یار کا

شامل ازل سے عشق ہے دل کے خمیر میں
مرکز ہے دل ہی دردِ محبت کا، پیار کا

دونوں جہاں میں زندگی اُس کی سنور گئی
جو بن گیا گدا شہِؐ عالی وقار کا

اک چلتی پھرتی چھاؤں ہے انسان کا وجود
کیا اعتبار زندگیٔ مستعار کا

صدیق ہم نبیِؐ عرب کے غلام ہیں
ہو خوف کیا رَسَنؔ کا ہمیں یا کہ دار کا

محمد صدیق امرتسری مبلغ
نیجیریا مغربی افریقہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

استغفار کے روحانی و دنیوی برکات

مرتبہ :- مکرم ملک سعید احمد رشید صاحب مربی سلسلہ چک ۳۲ ج ب سرگودھا

استغفار کی ضرورت واہمیت

استغفار وہ اعلیٰ درجہ کا تعویذ اور دعا ہے جس کی انسان کو ہر وقت ضرورت ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے بار بار استغفار کی طرف توجہ دلائی ہے اور اس کی بہت سی روحانی اور جسمانی برکات بھی بیان فرمائی ہیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ انبیاء کو بھی اس دعا کی ہمیشہ ضرورت رہی اور وہ ہمیشہ استغفار میں مشغول رہتے۔ خود ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی نہ صرف کثرت سے استغفار کرتے تھے بلکہ خود خدا تعالیٰ نے بھی آپؐ کو استغفار کی طرف توجہ دلائی۔ جیسا کہ فرمایا۔

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا

(النصر)

اور دیگر انبیاء کو بھی توجہ دلائی۔ اس سے ثابت ہوا کہ جب انبیاء جو کہ دنیا میں معصوم وجود مانے گئے ہیں ان کو بھی اس استغفار کی حاجت رہی ہے تو ہمیں جو ان کی پاؤں کی خاک کے برابر بھی حیثیت نہیں رکھتے استغفار کی کتنی اشد ضرورت ہے۔ اسی لئے قرآن نے بار بار اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے اور انبیاء کرام بھی اپنے اپنے زمانہ میں اس کی طرف توجہ دلاتے رہے۔

جیسا کہ حضرت اقدس فرماتے ہیں

"سب نبیوں نے یہی کہا ہے کہ اگر توبہ استغفار کروگے تو خدا بخش دے گا"

(الحکم ۲۴ر ستمبر ۱۹۰۷ء)

خود حضرت اقدس نے ہمیں اس طرف توجہ دلائی اور فرمایا

"جو شخص کسی عورت کے پیٹ سے پیدا ہوا اور پھر ہمیشہ کے لئے استغفار اپنی عادت نہیں پکڑتا وہ کیڑا ہے نہ انسان اور اندھا ہے نہ سوجاکھا اور ناپاک ہے نہ طیب"

(رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب صفحہ ۱۸۳)

پھر استغفار کی اہمیت و ضرورت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

"خوب یاد رکھو کہ دل اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے اس کا فضل نہ ہو تو دوسرے دن جاکر عیسائی ہو جاوے یا کسی اور بے دینی میں مبتلا ہو جاوے۔ اس لئے ہر وقت اس کے فضل کے لئے دعا کرتے رہو اور اس کی استعانت چاہو تاکہ صراطِ مستقیم پر تمہیں قائم رکھے۔ جو شخص خدا تعالیٰ سے بے نیاز ہوتا ہے وہ شیطان ہو جاتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ انسان استغفار کرتا رہے تاکہ وہ زہر اور جوش پیدا نہ ہو جو انسان کو ہلاک کر دیتا ہے"

(الحکم ۱۷ر نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۰)

پھر فرمایا۔

"میرے نزدیک تو استغفار سے بڑھکر کوئی تعویذ و حرز اور کوئی احتیاط و دوا نہیں"

(الحکم ۲۴ر جون ۱۸۹۹ء صفحہ ۵)

"استغفار بہت پڑھا کرو انسان کے واسطے غموں سے رُبک ہونے کے واسطے یہ طریق ہے۔"

(الحکم ۲۴ر جنوری ۱۹۰۱ء صفحہ ۱)

ایک اور جگہ استغفار کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

"توبہ و استغفار کرنی چاہیئے۔ بغیر توبہ استغفار کے انسان کر ہی کیا سکتا ہے۔ سب نبیوں نے یہی کہا ہے کہ توبہ و استغفار کروگے تو خدا بخش دے گا۔ ..... بار بار استغفار کرو تاکہ وہ جو قوت گناہ کی انسان کی فطرت میں ہے وہ ظہور میں نہ آوے"

(الحکم ۲۴ر ستمبر ۱۹۰۴ء صفحہ ۴)

استغفار کے لغوی معنی

فرمایا۔

"غَفَرَ جس سے استغفار نکلا ہے ڈھانکنے اور دبانے کو کہتے ہیں" (تفسیر سورۃ بقرہ صفحہ ۳۰۲)

"(مغفرت) لغت میں ایسے ڈھانکنے کو کہتے ہیں جس سے انسان آفات سے محفوظ رہے۔ اسی وجہ سے مِغْفَر جو خود کے معنے رکھتا ہے اسی سے نکالا گیا ہے۔ اور مغفرت مانگنے سے یہ مطلب ہوتا ہے کہ جس بلا کا خوف ہے یا جس گنہ اندیشہ ہے خدا تعالیٰ اس بلا یا اس گناہ کو ظاہر ہونے سے روک دے اور ڈھانکے رکھے"

(نور القرآن حصہ اوّل صفحہ ۲۱-۲۰)

اسلام میں استغفار کے اصطلاحی معنی

"استغفار ایک عربی لفظ ہے۔ اس کے معنی ہیں طلب استغفار کرنا کہ یا الٰہی ہم سے پہلے جو گناہ سرزد ہو چکے ہیں ان کے بد نتائج سے ہمیں بچا کیونکہ گناہ ایک زہر ہے اور اس کا اثر بھی لازمی ہے اور آئندہ ایسی حفاظت کر کہ گناہ ہم سے سرزد ہی نہ ہوں"

(الحکم ۱۸ر مئی ۱۹۰۸ء صفحہ ۳)

پھر فرمایا۔

"ہم نے تحقیق کر لی ہے کہ استغفار کے یہ معنی ہیں کہ انسانی قویٰ جو کرتوت کر رہے ہیں ان کا افراط اور تفریط یعنی بے محل استعمال نافرمانی ہوتا ہے تو خدا کا لطف و کرم مانگنا کہ تو رحم کر اور ان کے استعمال کی افراط و تفریط سے محفوظ رکھ"

(البدر ۷ر نومبر ۱۹۰۲ء)

"استغفار سے یہ مطلب ہے کہ خدا اس شخص کے گناہ جو اس کی محبت میں اپنے تئیں قائم کرتا ہے دبائے رکھے اور بشریت کی جڑیں ننگی نہ ہونے دے بلکہ الوہیت کی چادر میں لے کر اپنی قدوسیت میں سے حصہ دے یا اگر کوئی جڑ گناہ کے ظہور سے ننگی ہو گئی ہو پھر اس کو ڈھانک دے اور اسکی برہنگی کے بد اثرات سے بچائے"

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب)

استغفار کے دو لطیف معنی

حضرت اقدس نے استغفار کے دو بڑے ہی لطیف معنی کئے ہیں وہ ملاحظہ ہوں۔

۱۔ "استغفار قرآن شریف میں دو معنی پر آیا ہے ایک تو یہ کہ اپنے دل کو خدا کی محبت میں محکم کر کے گناہوں کے ظہور کو جو علیحدگی کی حالت میں جوش مارتے ہیں خدا تعالیٰ کے تعلق کے ساتھ روکنا اور خدا میں پیوست ہو کر اس سے مدد چاہنا۔ یہ استغفار تو مقربوں کا ہے جو ایک طرفۃ العین خدا سے علیحدہ ہونا اپنی تباہی کا موجب جانتے ہیں اس لئے استغفار کرتے ہیں تا خدا اپنی محبت میں تھامے رکھے"

۲۔ "اور دوسری قسم استغفار کی یہ ہے کہ گناہ سے نکل کر خدا کی طرف بھاگنا اور کوشش کرنا کہ جیسے درخت زمین میں لگ جاتا ہے ایسا ہی دل خدا کی محبت کا اسیر ہو جائے تا پاک نشو و نما پاکر گناہ کی خشکی اور زوال سے بچ جائے اور اور دونوں صورتوں کا نام استغفار رکھا گیا"

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب صفحہ ۲۱)

حقیقتِ استغفار

"روحانی سرسبزی کے محفوظ اور سلامت رہنے کے لئے یا اس سرسبزی کی ترقیات کی غرض سے حقیقی زندگی کے چشمہ سے سلامتی کا پانی مانگنا یہی وہ امر ہے جس کو قرآن کریم دوسرے لفظوں میں استغفار کے نام سے موسوم کرتا ہے"

(نور القرآن حصہ اوّل صفحہ ۲۰)

استغفار کس طرح کیا جائے

"استغفار کا یہ مطلب نہیں ہے جو استغفر اللہ استغفر اللہ کہتے رہیں ..... بہت سے لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم نے اتنی دفعہ استغفار کیا سو تسبیح یا ہزار تسبیح پڑھی۔ مگر جو استغفار کا مطلب اور معنی پوچھو تو بس کچھ نہیں ہکا بکا رہ جاویں گے۔ انسان کو چاہیئے کہ حقیقی طور پر دل ہی دل میں معافی مانگتا رہے کہ وہ معاصی اور جرائم جو مجھ سے سرزد ہو چکے ہیں ان کی سزا نہ بھگتنی پڑے اور آئندہ دل ہی دل میں ہر وقت خدا سے مدد طلب کرتا رہے کہ آئندہ نیک کام کرنے کی توفیق دے اور معصیت سے بچائے رکھے۔ خوب یاد رکھو لفظوں سے کچھ کام نہیں بنے گا۔ اپنی زبان میں بھی استغفار ہو سکتا ہے کہ خدا پچھلے گناہوں کو معاف کرے اور آئندہ گناہوں سے محفوظ رکھے اور نیکی کی توفیق دے اور یہی حقیقی استغفار ہے۔ کچھ ضرورت نہیں کہ یونہی۔ استغفر اللہ۔ استغفر اللہ کہتا پھرے اور دل کو خبر تک نہ ہو۔ یاد رکھو کہ خدا تک وہی بات پہنچتی ہے جو دل سے نکلتی ہے"

(الحکم ۲۴ر ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

استغفار کی روحانی برکات

۱۔ حضرت اقدس فرماتے ہیں

"استغفار کلیدِ ترقیاتِ روحانی ہے"

(الحکم ۲۱ر جنوری ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۱)

استغفار سے ایمان مضبوط ہوتا ہے

۲۔ استغفار..... کے ساتھ ایمان کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں"

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب صفحہ ۲۰)

پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں

۳۔ اللہ تعالیٰ اپنی مقدس کتاب قرآن میں فرماتے ہیں۔

"وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا"

(النساء آیت ۱۱۱)

یعنی جو شخص کوئی گناہ کرے یا اپنی جان پر ظلم کرے۔ پھر خدا سے استغفار کرے تو وہ خدا کو بہت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا پائے گا۔

۴۔ چوتھی برکت استغفار کی یہ ہے کہ

استغفار سے انسان آئندہ گناہوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

حضرت اقدس فرماتے ہیں۔

"گناہ ایک ایسا کیڑا ہے جو انسان کے خون میں ملا ہوا ہے۔ مگر اس کا علاج استغفار سے ہی ہو سکتا ہے۔ استغفار کیا ہے؟ یہی جو گناہ صادر ہو چکے ہیں ان کے بداثرات سے خدا محفوظ رکھے اور جو ابھی صادر نہیں ہوئے اور جو بالقوۃ انسان میں موجود ہیں ان کے صدور کا ہی وقت نہ آوے اور اندر ہی اندر وہ جل بھن کر راکھ ہو جاویں۔"

(البدر ۲۴ اپریل ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۰۶)

نیز فرمایا۔

"پیغمبر خدا جو ستر بار استغفار کرتے تھے حالانکہ ایک دفعہ کے استغفار سے گذشتہ گناہ معاف ہو سکتے تھے پس اس سے ثابت ہے کہ استغفار کے یہ معنے ہیں کہ خدا آئندہ ہر ایک غفلت اور گناہ کو دبائے رکھے۔ اس کا صدور بالکل نہ ہو۔"

(البدر ۱۹ جون ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۶۹)

۵۔ استغفار سے خدا کی محبت حاصل ہوتی ہے

حضرت اقدس فرماتے ہیں۔

"نجات کا حقیقی سرچشمہ محبت ذاتی خدائے عزوجل کی ہے جو عجز و نیاز اور دائمی استغفار کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کی محبت کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔"

(چشمہ مسیحی صفحہ ۶۴)

۶۔ انسان معصوم ہو جاتا ہے

چھٹی برکت استغفار کی یہ ہے کہ انسان جتنا زیادہ استغفار کرتا ہے وہ روحانی ترقی کرتا ہے۔ گناہوں سے رہائی پاتا جاتا ہے آئندہ گناہ اس سے سرزد نہیں ہوتے اس لئے وہ معصوم ہو جاتا ہے اسی لئے حضرت اقدس فرماتے ہیں۔

"جتنا کوئی استغفار کرتا ہے اتنا ہی معصوم ہوتا ہے"

(البدر دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۵۲)

۷۔ دلوں کی سختی کا علاج

جب انسان گناہوں میں گھر جاتا ہے اور برائیوں میں اسے لذت محسوس ہوتی ہے تو نیکیوں کی طرف سے اس کا دل سخت ہو جاتا ہے۔ اس سخت دلی کا علاج بھی استغفار ہے چنانچہ حضرت اقدس فرماتے ہیں۔

"آدمی کو لازم ہے کہ توبہ و استغفار میں لگا رہے اور دیکھتا رہے کہ ایسا نہ ہو بداعمالیاں حد سے گذر جاویں اور خدا تعالیٰ کے غضب کو کھینچ لاویں ..... جس وقت انسان کا شر حد سے گذر جاتا ہے اس وقت آسمان پر اس کی مخالفت کا ارادہ ہوتے ہی اللہ تعالیٰ کی منشاء کے موافق لوگوں کے دل سخت ہو جاتے ہیں مگر جونہی وہ توبہ و استغفار کے ساتھ خدا کے آستانہ پر گر کر پناہ لیتا ہے تو اندر ہی اندر ایک رحم پیدا ہو جاتا ہے اور کسی کو پتہ بھی نہیں لگتا کہ اس کی محبت کا بیج لوگوں کے دلوں میں بو دیا جاتا ہے غرض توبہ و استغفار کا ایسا مجرب نسخہ ہے کہ خطا نہیں جاتا۔"

(الحکم ۱۲ جنوری ۱۸۹۹ء صفحہ ۵)

۸۔ عذاب الٰہی سے بچنے کیلئے ڈھال

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

"مَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ"

(انفال آیت ۳۴)

کہ جب لوگ توبہ و استغفار میں مشغول ہوں اس وقت اللہ انہیں عذاب نہیں دیتا۔

حضرت یونسؑ کی قوم کا واقعہ بھی اس کی تائید کے طور پر خدا تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ جب وہ استغفار اور توبہ میں مشغول ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں عذاب سے بچا لیا۔

حضرت اقدس فرماتے ہیں۔

"جو لوگ قبل از نزول بلا دعا کرتے ہیں اور استغفار کرتے ہیں اور صدقات دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرتا ہے اور عذاب الٰہی سے ان کو بچا لیتا ہے۔ میری ان باتوں کو قصہ کے طور پر نہ سنو میں نصحاً للہ کہتا ہوں اپنے حالات پر غور کرو اور آپ بھی اور اپنے دوستوں کو بھی دعا میں لگ جانے کے لئے کہو استغفار عذاب الٰہی اور مصائب شدیدہ کے لئے سپر کا کام دیتا ہے۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ۔

اس لئے اگر تم چاہتے ہو کہ اس عذاب الٰہی سے تم محفوظ رہو تو استغفار کثرت سے پڑھو"

(الحکم ۲۴ جولائی ۱۹۰۱ء صفحہ ۱)

دنیوی برکات

جہاں استغفار کی روحانی برکات ہیں وہاں دنیوی برکات بھی ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم میں استغفار کی یہ برکات بیان ہوئی ہیں کہ۔

استغفار غرباء کا خزانہ۔ زمینداروں کا سرمایہ۔ قحط زدوں کے لئے ابر رحمت بے اولادوں کے لئے نسخہ کیمیا اور قوموں کی طاقت و قوت اور ترقی کا باعث ہے۔

قحط زدوں کیلئے ابر رحمت

چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ استغفار کی پہلی دنیوی برکت بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ حضرت نوحؑ نے اپنی قوم کو استغفار کی نصیحت کی جس کی پہلی برکت یہ تھی۔ کہ ان کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور دوسری برکت یہ ہے کہ۔

اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۝ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۝

(نوح آیت ۱۱-۱۲)

وہ تم پر موسلا دھار بارش برسائے گا۔ جس سے قحط دور ہو گا اور فصلیں خوب ہونگی۔

اور ملک کی اقتصادی حالت اچھی ہو جائیگی کاش زمیندار اس نسخہ پر عمل کریں اور اپنے ملک کو مکمل طور پر اقتصادی لحاظ سے خود کفیل بنا دیں۔ چنانچہ سیدنا حضرت اقدس فرماتے ہیں

"یہ جو قحط اور طرح طرح کی بلائیں دنیا میں نازل ہوتی ہیں ان کا یہی مطلب ہوتا ہے کہ لوگ استغفار میں مشغول ہو جائیں"

(الحکم ۲۴ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

استغفار غریبوں کا خزانہ

فرمایا کہ اگر غرباء اپنی غربت دور کرنا چاہتے ہیں تو استغفار کا خزانہ ہم نے ان کے لئے مقرر کیا ہے۔ جس کی برکت سے ہم انہیں مالا مال کر دیں۔

وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ

(ایضاً)

یعنی خدا تمہاری مالی امداد کیلئے آئیگا

یہ دنیا تمہاری ضرورتیں پوری نہیں کر سکتی۔

؎ حاجتیں پوری کریں گے کیا تیری عاجز بشر
کر بیاں سب حاجتیں حاجت روا کے سامنے

تم استغفار میں مشغول ہو جاؤ۔ تمہاری حالت سدھر جائے گی اور تمہارے رزق میں برکت دی جائے گی۔

حضرت اقدس فرماتے ہیں

"توبہ استغفار کرتے رہو۔ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے جو استغفار کرتا ہے اسے رزق میں کشائش دیتا ہے۔"

(البدر ۶ فروری ۱۹۰۸ء صفحہ ۵)

چنانچہ زمینداروں کے لئے بھی یہی نسخہ ہے جب بارشیں زیادہ ہونگی تو خود بخود مالی حالت اچھی ہو جائے گی۔

بے اولادوں کیلئے نسخۂ کیمیا

اللہ تعالیٰ جو رحیم و کریم ہے اس نے بے اولادوں کو محروم نہیں رکھا۔ فرمایا کہ جو بے اولاد کثرت سے استغفار کرتے ہیں ہم انہیں لڑکے عطا کرتے ہیں۔ "يُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ"

(ایضاً)

یہاں اللہ تعالیٰ نے اولاد کا لفظ استعمال نہیں فرمایا بلکہ بنین کا لفظ استعمال ہوا ہے جس کے معنی ہیں بیٹے۔ لڑکے۔ تو فرمایا کہ تمہیں ہم لڑکے عطا کریں گے۔ جس سے آگے تمہاری نسل بھی چلے گی اور مالی حالت بھی سدھر جائے گی۔ کیونکہ بیٹے کما کر لاتے ہیں اور والدین کی خدمت کرتے ہیں

حضرت اقدس فرماتے ہیں

"استغفار بہت کرو اس سے گناہ بھی معاف ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اولاد بھی دیتا ہے"

(الحکم ۳۱ جنوری ۱۹۰۱ء صفحہ ۱)

زمینداروں کا سرمایہ

اللہ تعالیٰ نے زمینداروں کو بھی استغفار کی برکت سے محروم نہیں رکھا۔ فرمایا

وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا"

اگر زمیندار استغفار کریں تو ہم ان کے لئے اس دنیا میں جنت کے سامان پیدا کر دیں گے اور ان کے لئے باغات اور نہریں جاری کر دیں گے

فصلیں خوب ہوں گی اور اس طرح نہ صرف ان کی اپنی حالت سنور جائے گی بلکہ ملک و قوم کو بھی فائدہ پہنچے گا۔

قومی ترقی کا باعث

اللہ تعالیٰ نے نہ صرف افراد کو استغفار کی برکت سے نوازا ہے بلکہ قوموں کی ترقی کا انحصار بھی استغفار میں رکھ دیا ہے۔ چنانچہ حضرت ہودؑ کی زبانی فرماتا ہے۔

يٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ..... يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ

(ہود آیت ۵۵)

اے قوم تم استغفار میں مشغول ہو جاؤ تو اللہ تعالیٰ تم پر اپنی رحمتوں کی بارش نازل کرے گا اور تمہاری قوت و طاقت میں اضافہ کرتا چلا جائے گا۔

اور تم ایک مضبوط قوم بن جاؤ گے۔ اس کی مزید تفصیل سورۃ نوح میں بیان کی کہ کس طرح تمہاری قوت و طاقت میں اضافہ ہو گا۔

(باقی صفحہ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وسطی افریقہ میں ہمارا پہلا مشن — زیمبیا

قسط نمبر ۶

محترم شیخ نصیر الدین احمد صاحب سابق مبلغ زیمبیا

ورک پرمٹ :-

محترم کبیر احمد صاحب بھٹی نے ورک پرمٹ کے حصول کے لئے بھی خاکسار کی راہنمائی اور امداد فرمائی۔ اس کے لئے کاغذات تیار کر کے ہم متعلقہ محکمہ میں ایک پاکستانی مکرم بشیر احمد صاحب کے پاس گئے۔ وہ ہمیں اس کے مجاز زیمبین کے پاس لے گئے۔ یہ افسر اس بات سے بہت خوش ہوئے کہ احمدیت کی تبلیغ کے لئے وہاں مشن قائم ہو رہا ہے اور بتایا کہ دراصل میں بھی مسلمان ہوں لیکن کسی مصلحت کی بنا پر اسے ظاہر نہیں کرتا اور یقین دلایا کہ ورک پرمٹ مل جائے گا۔

لیکن جب یہ کام آخری مراحل میں تھا یہ افسر موصوف مزید ٹریننگ کے لئے باہر بھیج دیئے گئے۔ جو افسران کی جگہ آئے انہوں نے دسمبر کے آخری عشرہ میں یہ بتایا کہ ورک پرمٹ کے حصول کی صرف ایک صورت ہے اور وہ یہ کہ خاکسار پہلے ملک سے باہر جائے اور زیمبیا میں کوئی معروف شخصیت (RECOGNISED BODY) میرے لئے ورک پرمٹ کی درخواست دائر کرے۔

اس بارہ میں پھر کیا ہوا۔ یہ بتانے سے قبل نومبر اور دسمبر کے دوران کی ایک دو باتوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔

ایک مرتبہ خاکسار ایک لوہے کے اوزار کے سٹور میں کچھ خریدنے گیا تو اس کے ہندو مالک نے کچھ دیر اپنے پاس بیٹھنے کے لئے کہا۔ باہم ایکدوسرے کے حالات معلوم کرنے پر انہوں نے کہا کہ مجھے بھارت کی تاریخ کے وہ بھگتی یاد آئے جن کا آپ کی طرح صرف ایک ہی کام ہوا کرتا تھا اور وہ یہ کہ خدا کے پیغام کی منادی کریں۔ افسوس کہ اس رنگ کے پرچارک اب نظر نہیں آتے اور کہا چلو ساتھ کی کپڑے کی دوکان میں چلیں اس کا گجرات (بھارت) کا مسلمان مالک میرا دوست ہے۔ وہ تمہیں مل کر خوش ہوگا۔ وہاں پہنچ کر انہوں نے اپنے دوست سے کہا میں انکو ملانے آیا ہوں۔ آپ خوش ہوں گے کہ یہ آپ کے مذہب کا پرچار کرتے ہیں۔ لیکن وہ یہ سنتے ہی سیخ پا ہو گیا اور سخت حقارت آمیز کلمات کہے اور تحقیر کے رنگ میں کہا "ہم تو ان کو ہندو اور عیسائی کی طرح سمجھتے ہیں"۔ اس پر ان کی دوکان میں کام کرنے والے عیسائی بھی ہنس پڑے اور کہا آپ نے ہماری تحقیر بھی ساتھ ہی کر ڈالی۔ یہ تو مذہبی رواداری کے خلاف ہے۔ میرے خاموشی سے چلے آنے کے بعد ہندو صاحب نے ان سے کہا۔ آپ نے میرا بھی لحاظ نہ کیا میں اپنا مہمان آپ کے پاس لایا تھا۔ آپ نے اسے گالیاں دیں اور وہ خاموش چلا گیا۔ اس نے آپ کی کسی گالی کا جواب نہ دیا یہ تو اس مذہبی رواداری کے خلاف ہے جس کا ذکر آپ مجھ سے کیا کرتے ہیں اس پر اس نے ان کو ایک انگریزی میں چھپا ہوا سرکلر دکھایا۔ اور کہا کہ یہ ہماری مسجد میں تقسیم ہوا تھا۔ اس میں لکھا تھا کہ یہاں احمدیوں نے اپنا مشن قائم کیا ہے۔ آپ ان کی ہر طرح سے حوصلہ شکنی کریں۔ ان سے کلام کرنا بھی حرام ہے۔ اور ان کی کسی قسم کی مدد بھی حرام ہے۔ یہ اگر کوئی سکول کھولیں تو کوئی اپنا بچہ اس میں نہ بھیجے۔ اور لکھا تھا۔

Let us crush them and tread them under our feet so that they either perish or come to our way.

یعنی ہمیں چاہیئے کہ ہم انہیں پیس ڈالیں اور اپنے پاؤں تلے روند ڈالیں۔ تاکہ یا تو یہ تباہ و برباد ہو جائیں یا ہمارا طریق اختیار کرنے پر مجبور ہو جائیں۔ یہ سرکلر انہوں نے اس سے لیا اور اگلے روز جب خاکسار ان کے سٹور کے پاس سے گزرا تو مجھے بلا کر یہ دکھایا۔

ایک روز ایک بڑے ملٹی سٹور O.K BAZAR میں ایک خوش شکل باریش صاحب جنہوں نے اچکن اور سفید پاجامہ اور سر پر کپڑے کی سفید ٹوپی پہنی ہوئی تھی میری طرف بڑھے ہم دونوں نے ایک دوسرے کو السلام علیکم کہا انہوں نے مجھ سے دریافت کیا کہ میں کون ہوں اور کیا کام کرتا ہوں۔ میرے بتانے پر انہوں نے کہا اچھا کیا آپ ہی کے متعلق اخبار میں خبر چھپی تھی؟

میرے مثبت جواب پر وہ ناراضگی کے انداز میں بولے یہ بھی عجیب بات ہے کہ ایسے بھی مبلغ بن بیٹھتے ہیں جن کو یہ بھی معلوم نہیں کہ قرآن شریف میں کل کتنے الفاظ ہیں۔ کتنے نقطے اور کتنی زبریں زیریں وغیرہ ہیں۔ میں خدا کے فضل سے حافظ قرآن ہوں اور وہ جو آپ کو برلب سڑک عالیشان اور خوشنما مسجد نظر آتی ہے اس کے چار اماموں میں سے ہوں۔ اور پھر کہا کچھ مجھے بھی بتاؤ کہ تم لوگوں کے کیا عقائد ہیں اور کس بات کی تبلیغ کرتے پھرتے ہو۔ خاکسار نے عرض کی مجھے آپ کو دیکھ کر اور یہ معلوم کر کے بہت خوشی ہوئی کہ آپ خدا فضل سے حافظ قرآن ہیں اور امام ہیں۔ میرے والد صاحب بھی حافظ قرآن تھے لیکن افسوس کہ میں نہیں۔ میں آپ سے اپنا مقابلہ نہیں کرنا چاہتا۔ مجھے اعتراف ہے کہ مجھے یہ علم نہیں کہ قرآن شریف کے کل کتنے نقطے اور کتنی زیریں زبریں ہیں اور یہ نہیں چاہتا کہ آپ سے کسی قسم کی بحث کروں کیونکہ جس محبت سے ہم نے ایکدوسرے کو السلام علیکم کہہ کر ایکدوسرے کے لیے امن و سلامتی کی دعا کی ہے میں اس پر مبل نہیں لانا چاہتا اس پر وہ فوراً بولے میں خدا کے فضل سے حنفی المذہب ہوں اور مذہبی تعصب نہیں رکھتا۔ میں تو صرف آپ سے سوالات کے ذریعہ اپنی معلومات میں اضافہ چاہتا ہوں۔ خاکسار نے عرض کی آپ کی شخصیت سے متاثر ہو کر جی تو میرا بھی چاہتا ہے کہ میں آپ سے گھنٹوں باتیں کروں۔ لیکن گھبرانا صرف اس بات سے ہوں کہ کہیں کوئی جھگڑے کی صورت پیدا نہ ہو جائے اس پر وہ بولے۔ پھر تو کہیں بیٹھ کر باتیں ہونی چاہیئے۔ میں نے عرض کی چلئے جس گھر میں میں ٹھہرا ہوا ہوں وہاں چلتے ہیں۔ اس پر انہوں نے کہا۔ لیکن میں نہیں چاہتا کہ کسی کو معلوم ہو کہ میں آپ کے پاس گیا ہوں کیونکہ میرے لوگ اسے سخت برا منائیں گے آپ ہی شام کو میرے گھر آجائیں جو مسجد سے ملحقہ احاطہ میں ہے۔

یہ رمضان کے دن تھے۔ شام کو خاکسار نے ان کے لئے کچھ پھل خریدا اور ان کے گھر چلا گیا۔ خاکسار نے سٹور میں ان سے کہا تھا کہ میں آپ کے اس وعدہ پر آپ کے ہاں آؤں گا کہ وہاں صرف آپ اور میں ہوں۔ کسی اور نہ بلایا جائے۔ کیونکہ جب ایک ہی شخص سے دو تین افراد ایک ہی وقت میں بات کرتے ہیں تو بات ایک نہج پر نہیں رہتی۔ اس پر انہوں نے کہا آپ فکر نہ کریں کوئی بدمزگی نہ ہوگی۔

جب خاکسار ان کے گھر پہنچا تو گھر سے باہر تین علماء صف بستہ تھے جنہوں نے میرا پُرتپاک استقبال کرتے ہوئے معانقہ کیا خاکسار نے انہیں افطاری کے لئے پھل پیش کیا انہوں نے کہا کہ ہم تمہاری خوشی کے لئے اسے لے لیتے ہیں ہم نے تو پہلے ہی بہت سا پھل لے رکھا ہے۔

اس کے بعد ہم ایک کمرے میں بیٹھ گئے گفتگو بڑی پرسکون رہی اور کوئی بدمزگی پیدا نہ ہوئی۔ گفتگو کے دوران امام صاحب نے کہا مثلاً کوئی ایک عقیدہ بتادیں جس کی آپ کی جماعت کے بانی نے اصلاح کی کوشش کی۔ خاکسار نے عقیدہ وفاتِ مسیح کو وضاحت سے پیش کیا۔ اس پر امام صاحب نے کہا۔ قرآن شریف میں

وَلٰکِنْ شُبِّہَ لَھُمْ

کے الفاظ میں واضح طور پر بتا دیا گیا ہے کہ کسی اور کی شکل عیسیٰ علیہ السلام کی شکل میں تبدیل کر دی گئی تھی۔ خاکسار نے عرض کی کہ شُبِّہَ کا اسم فاعل یہاں مذکور نہیں یعنی یہ ذکر نہیں کہ ان پر کیا چیز مشتبہ کر دی گئی تھی۔ مختلف مفسرین نے مختلف اسم فاعل اس آیت میں محذوف مانے ہیں ان میں ایک شُبِّہَ الوَجْہُ بھی ہے اور ایک شُبِّہَ الاَمْرُ بھی ہے۔ یعنی یہ بھی تفسیر کی گئی ہے کہ چہرہ مشتبہ کر دیا گیا۔ اور یہ بھی ہے کہ سارا معاملہ ہی ان پر مشتبہ ہو گیا اور پھر وضاحت سے بتایا کہ شُبِّہَ الاَمْرُ سب سے زیادہ قرین قیاس ہے۔ امام صاحب جو بڑی توجہ سے بات سن رہے تھے۔ فوراً بولے اب دیکھئے نا کہ اکٹھے مل کر تحقیق کرنے کا کتنا فائدہ ہے۔ میرے ذہن میں شُبِّہَ الاَمْرُ کی توجیہ کبھی نہ آئی تھی۔ لیکن یہی قرین قیاس معلوم ہوتی ہے۔

اس کے بعد ایک دوسرے عالم مجھ سے مخاطب ہوئے اور کہا۔ کیا آپ نے قرآن شریف میں کوئی تبدیلی بھی ہے؟ خاکسار نے عرض کی ہرگز نہیں۔ اس پر انہوں نے اپنی جیب سے ایک کارڈ نکالا۔ جس پر حضرت مصلح موعود کی ایک کتاب (انگریزی ترجمہ) کے پہلے صفحے کا عکس تھا۔ جس میں اوپر کتاب کا نام AHMADIYYAT OR THE TRUE ISLAM لکھا تھا اور نیچے (اپنے الفاظ میں) عربی الفاظ میں دعائیہ عبارت سے آغاز کیا گیا تھا۔ جس میں یہ الفاظ بھی تھے۔

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ

اور کہا کہ دیکھ لو پہلی سورۃ فاتحہ میں ہی اِیَّاکَ کو اِیَّاہ سے تبدیل کر دیا گیا ہے۔ خاکسار نے اس کی وضاحت کر دی کہ یہ سورۃ فاتحہ نہیں ہے بلکہ عربی زبان میں ان کے اپنے الفاظ پر مشتمل عبارت ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ان کے پاس اصل کتاب موجود نہیں اور خاکسار نے وعدہ کیا کہ اگلے روز خاکسار اصل کتاب لا کر دکھائے گا۔

خاکسار کے پاس حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب مرحوم کی کتاب تفہیمات ربانیہ موجود تھی۔ خاکسار نے اس میں ان کو مصر کی ازہر یونیورسٹی کے مفتی ابن شلتوت کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بارہ میں فتویٰ کی عبارت دکھائی۔ انہوں نے کہا کہ یہ کتاب ان کے پاس دو تین روز کے لئے رہنے دوں۔ اور خاکسار یہ کتاب انکے پاس چھوڑتے ہوئے واپس ہوا۔ اور وہ مجھے احاطہ سے باہر تک چھوڑ کر واپس چلے گئے۔

اگلے روز شام کو "احمدیت یعنی حقیقی اسلام" کا انگریزی ترجمہ۔ چند الفضل کی کاپیاں اور کچھ اور لٹریچر لے کر سائیکل پر مذکورہ امام صاحب کے گھر کی طرف روانہ ہوا۔

ایک چوراہے پر خاکسار سڑک عبور کر رہا تھا۔ ٹریفک لائٹ بائیں دائیں والی سڑک کے لئے سرخ تھی اور اپنی سڑک کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سبز۔ لیکن جب خاکسار چوراہے کے عین وسط میں تھا تو بائیں طرف سے اچانک ایک تیز رفتار کار آتی نظر آئی۔ خاکسار تیزی سے سڑک عبور کرنے کی کوشش میں تھا کہ کار سائیکل کے پچھلے پہیئے سے ٹکرائی سائیکل اڑ کر دور گری۔ کتابیں وغیرہ سڑک پر بکھر گئیں۔ اپنے متعلق خاکسار کو صرف اسقدر معلوم ہوا کہ سر بار بار زمین سے ٹکرا رہا ہے۔ اور پھر نیم بے ہوشی کے عالم میں ٹانگ اور سر پر شدید چوٹ کی وجہ سے بیٹھا کراہ رہا تھا۔ اور پاس کچھ لوگوں کی آوازیں آ رہی تھیں۔ جن میں سے ایک شخص کی آواز انگریزی میں کہہ رہی تھی کہ جب شرخ بتی تھی تو تم اس قدر تیزی سے کار کیوں لا رہے تھے اور پھر اپنی بے ہوشی میں غائب ہو گیا۔ جب ہوش آیا تو اپنے آپ کو ایک ہسپتال میں چارپائی پر لیٹا ہوا پایا۔

(باقی)

بقیہ:۔ استغفار صفحہ ۴ سے آگے

غرض فرمایا

۱۔ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا ۲۔ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ ۳۔ وَّبَنِيْنَ ۴۔ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ ۵۔ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ۝ (نوح)

پہلے ہم قحط دور کر دیں تم اگر استغفار میں مشغول رہو گے تو کہیں قحط نہیں آئیگا خوب بارشیں ہوں گی اور فصلیں خوب پھل دیں گی۔ کیونکہ قومی ترقی کا ایک راز زراعت میں ترقی بھی ہے۔

دوسرے یہ کہ ہم تمہارے اموال میں برکت ڈالیں گے اور انہیں بڑھائیں گے اور تمہاری مالی مشکلات دور ہو جائیں گی۔

تیسرے یہ کہ ہم تمہاری قوم میں مرد زیادہ پیدا کریں گے کیونکہ قومی ترقی نوجوانوں کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ نوجوان ہوں تو ملک کی دفاعی حالت بھی مضبوط ہو سکتی ہے اور وہ علم کے ہر میدان میں ترقی کر کے اپنے ملک کی کایا پلٹ سکتے ہیں اور اس طرح قوم کی طاقت مضبوط سے مضبوط تر ہوتی چلی جائے گی۔

"وَيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ"

چوتھے یہ کہ تمہاری اقتصادی حالت بھی بہتر ہو جائے گی کیونکہ جب ہم تمہیں بیٹے عطا کریں گے تو انہیں سے لازماً بعض زراعت میں بھی ترقی کریں گے اور اس طرح اپنے ملک کو جنت کا نمونہ بنا دیں گے۔ ہر طرف باغات ہوں گے اور نہریں جاری ہوں گی اور اس طرح قوم و ملک مضبوط ہو جائیگا اور تمہاری قوت بڑھ جائیگی

یہ تو تھی قوم کی دنیاوی میدان میں ترقی فرمایا استغفار کی برکت سے صرف تم دنیوی ترقی ہی نہیں کرو گے بلکہ روحانی طور پر بھی تمہیں اعلیٰ مقام حاصل ہوگا۔ کیونکہ استغفار کی روحانی برکت یہ ہے کہ اس سے ہم گذشتہ گناہ معاف کر دیتے ہیں۔ اور آئندہ گناہوں سے محفوظ رکھتے ہیں۔ اور یہ کہ

"جتنا کوئی استغفار کرتا ہے اتنا ہی معصوم ہوتا ہے۔"

(البدر ۱۲ دسمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۵۲)

اس طرح ہم تمہیں نہ صرف دنیوی میدانوں ترقی دیں گے بلکہ روحانی میدان میں بھی تم اعلیٰ مقام کو حاصل کر لو گے۔ اور جب تم یہ دونوں ترقیاں حاصل کر لو گے تو تم ایک مضبوط قوم ہو جاؤ گے اور دنیا کی کوئی طاقت تمہیں شکست نہیں دے سکے گی کیونکہ خدا جو تمام طاقتوں کا سرچشمہ ہے تمہارے ساتھ ہوگا اور جن کے ساتھ خدا کھڑا ہوتا ہے انہیں کوئی تباہ نہیں کر سکتا۔

ولادت

خدا تعالیٰ کے فضل و احسان اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں سے میرے بیٹے لیاقت علی شاہ عرف طاہر زنجانی کو مورخہ ۱۸ ستمبر ۱۹۸۱ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے ازراہِ لطف و کرم نومولود کا نام "منصور احمد" تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت مند۔ دراز عمر اور احمدیت کا فدائی اور خادمِ دین بنائے۔ آمین۔ گذشتہ سال عزیز کا پہلا بیٹا ۱۹ دن کا ہو کر فوت ہو گیا تھا۔ لہٰذا عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ اس بچہ کو پہلے بچہ کا نعم البدل بنائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ نومولود قریشی محمد اسحٰق شاہ ہاشمی باوا صفرا ملتان شہر کا نواسا ہے۔

(سید بابر علی اکبر مولوی فاضل (زعیم انصار اللہ) موضع سیاں ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ)

دعائے نعم البدل

میرا بھتیجا عزیزم نصیر احمد ابن مکرم مجید احمد صاحب چیمہ داتہ زید کا ضلع سیالکوٹ بعمر ۹ سال مورخہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۸۱ء بروز اتوار رات ساڑھے دس بجے اچانک فوت ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ عزیز مرحوم دوسری جماعت کا ہونہار طالب علم تھا۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کے والدین اور دیگر عزیز و اقارب کو صبر جمیل عطا کرے اور والدین کو نعم البدل عطا کرے۔ آمین۔

(محمود انور۔ خوشنویس الفضل ربوہ)

محترم ناظر صاحب اصلاح وارشاد مرکزیہ کی نواب شاہ میں تشریف آوری

محترم مولانا عبدالمالک خاں صاحب ناظر اصلاح وارشاد ۱۳ ستمبر بروز اتوار علاقہ سندھ کے اجتماع سے فارغ ہو کر باندھی سے ربوہ جاتے ہوئے تھوڑی دیر کے لئے نواب شاہ تشریف لائے۔ احباب کو پہلے ہی اطلاع دی جا چکی تھی چنانچہ نواب شاہ شہر کے مرد و خواتین کے علاوہ قریبی جماعتوں سکرنڈ۔ قاضی احمد۔ دوڑ۔ وغیرہ سے بھی دوست تشریف لائے تھے۔

یہ تربیتی اجلاس محمود ہال میں ہوا جہاں ظہر و عصر کی نمازیں جمع کرانے کے بعد مولانا موصوف نے خطاب فرمایا۔ چند تعارفی کلمات کے بعد خاکسار نے درخواست کی تو محترم مولانا صاحب نے سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد اسی صورت کی تشریح میں اپنا خطاب جاری رکھا اور فرمایا کہ یہ قرآن کریم کی پہلی سورت ہے اور اس کی ابتداء خدا تعالیٰ کی حمد سے ہوئی ہے گویا قرآن کریم کی ابتداء ہم خدا کی تسبیح سے اور ایک رنگ میں اپنی عاجزی کے اظہار سے کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے ہمیں اشرف المخلوقات بنایا والدین۔ رشتہ دار۔ سامان معیشت اور دیگر نعمتوں سے نوازا لیکن حقیقت یہ ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ یعنی خدا تعالیٰ نے ایک لفظ میں ہمیں زندگی کے آداب سکھائے اور دعا کا طریق سکھایا اس کے بعد رب العالمین کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ تمام جہانوں کا رب ہے۔ ہر چیز کی ابوبیت خدا تعالیٰ کرتا ہے۔ خواہ اس کا تعلق کسی مذہب و ملت یا علاقہ سے ہو۔ جب وہ بلا امتیاز ابوبیت کرتا ہے تو ہم سب کا فرض ہے کہ اُسی کا شکر کریں اُسی سے مانگیں۔ اُسی سے دعا کریں۔ اُسی کا تقویٰ اختیار کریں اور ان راہوں پر چلیں جو خدا نے ہمیں بتائی ہیں۔ اس کے بعد محترم مولانا صاحب نے احباب کو عمومی رنگ میں بعض نصائح کیں۔ نظام کی پابندی کرنے کی طرف توجہ دلائی اور جن کے سپرد نظام ہو ان میں تین خوبیوں کا ہونا ضروری قرار دیا۔

۱۔ خود نظام کے پابند ہوں۔ ۲۔ خدمت گزار ہوں۔ ۳۔ پیار اور محبت سے رہیں۔ ان تینوں خوبیوں میں سے اگر ہم محسوس کریں کہ کوئی کمی ہے تو اسے دعا سے۔ حسنِ تدبیر سے اور نیکیوں میں سبقت سے اس کمی کو دور کرنے کی کوشش کریں۔

سلسلہ کی ترقی کے لئے دعا اور قربانی پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ دنیا والے بڑی بڑی عمارتوں پر سرمایہ خرچ کرتے ہیں۔ مگر ہمارے لئے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی قربانی کا جذبہ بطور نمونہ کے موجود ہے جنہوں نے گھر کا سارا مال و متاع حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں لا کر رکھ دیا۔ اور سب کچھ نذر کرنے کے بعد بھی وہ خدا کی حمد و تسبیح کرتے رہے کہ خدا تعالیٰ نے انہیں موقعہ عطا فرمایا تو اسلام کی عمارت کے لئے جو مال انہوں نے خرچ کیا خدا تعالیٰ نے اس سے اسلام کو استحکام بخشا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مصاحبت اور جانشینی عطا فرمائی۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں سلسلہ کے لئے ہر قسم کی قربانی کی توفیق بخشے اور اسے قبول فرمائے۔ آمین

آخر میں محترم مولانا صاحب موصوف نے دعا کرائی۔ اور ربوہ روانگی سے قبل محترم حکیم نذیر احمد صاحب ریان مربی سلسلہ رحمان آباد کی بچی کے نکاح کا اعلان فرمایا اور دعا کرائی۔

(شیخ محمد نعیم شاہد۔ واقفِ زندگی مربی سلسلہ۔ نواب شاہ)

قلعہ کالروالا ضلع سیالکوٹ میں تربیتی اجلاس

خاکسار کی صدارت میں مسجد احمدیہ قلعہ کالروالا ضلع سیالکوٹ میں مورخہ ۹ اکتوبر بعد از نماز عشاء ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم قریشی منظور احمد صاحب ایم اے نے "درثمین" سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس مدح میں چند اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے ازاں بعد مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی انسپکٹر تحریک جدید نے "مامور ربانی علیہ السلام کا علم کلام اور اس کی تاثیرات" کے موضوع پر مفصل تقریر کی بعدہٗ خاکسار نے احباب کی خواہش کے مطابق "ناروے سویڈن میں تبلیغ احمدیت اور اس کے خوشکن نتائج" کے عنوان پر روشنی ڈالی آخر پر دعا پر جلسہ کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

(سمیع اللہ زاہد سابق مبلغ سویڈن
مربی سلسلہ قلعہ کالروالا ضلع سیالکوٹ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواستِ دُعا

• محترم میاں غلام احمد صاحب (انصاف کمپنی فیصل آباد والے) کا سول ہسپتال فیصل آباد میں انتڑیوں کا اپریشن ہوا ہے مکرم میاں صاحب ابھی ہسپتال میں ہیں۔ قارئین الفضل سے ان کی کامل و عاجل صحت کے لیے درخواست دعا ہے۔ (بشیر احمد "احمد اینڈ کو رائس فیکٹری ربوہ")

• خاکسار کی بھانجی مسماۃ عفت النساء سکنہ لاہور کافی عرصہ سے بلڈ شوگر سے بیمار چلی آرہی ہیں لاہور ہسپتال میں داخل ہیں۔ کاربنکل کا پھوڑا نکل آیا ہے۔ کافی کمزور ہوگئی ہے۔ احباب سے دردمندانہ التجا ہے کہ وہ اس کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لیے دعا فرماویں۔

(قاضی رشید الدین واقف زندگی پنشنر ربوہ)

• خاکسار عرصہ ۳ سال سے بوجہ حادثہ ہونے کے چلنے پھرنے سے معذور ہے اور اب دائیں ٹانگ کی پنڈلی کے قریب انتہائی تکلیف دہ پھوڑا نکل آیا ہے جسکی وجہ سے نہ صرف ٹانگ میں شدید درد ہے۔ بلکہ پاؤں بھی کافی حد تک متورم ہے۔ قارئین الفضل سے دعاء صحتِ کاملہ کی استدعا ہے

(شیخ بشیر آزاد انبالوی جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ مریدکے)

• خاکسار کی اہلیہ والدہ صفدر نذیر گولیکی مربی مریدکے عرصہ دراز سے بیمار چلی آرہی ہے ڈاکٹروں نے بتایا ہے کہ پیٹ میں رسولی ہے اور اپریشن تجویز کیا جس کے لیے علامہ اقبال میموریل ہسپتال سیالکوٹ میں داخل کروایا گیا ہے۔ جسم میں خون کی پہلے سے کمی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپریشن میں کامیابی عطا کرے اور بعد میں بھی کوئی پیچیدگی پیدا نہ ہو۔ (چوہدری نذر محمد نذیر سب انجینئر مکینیکل لوکو شیڈ وزیر آباد)

• اس بندہ ناتواں کو غسل خانہ میں پاؤں پھسل جانے کی وجہ سے دائیں ہاتھ کی کہنی میں زخم کے علاوہ شدید چوٹ لگی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا خاص کرم ہوا کہ ہڈی نہیں ٹوٹی۔ احباب کرام اپنے اس عمر رسیدہ بھائی کی صحت یابی کے لیے دردِ دل سے دعا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(مرزا محمد حسین ہاؤسنگ سوسائٹی۔ کراچی)

دُعائے مغفرت

مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب مکینک آف کریم نگر فارم ضلع تھرپارکر (سندھ) ایک لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد ۱۵ر اکتوبر کو بشیر آباد ضلع حیدر آباد میں بعمر ۶۰ سال وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم لمبے عرصہ تک احمدیہ اسٹیٹس (سندھ) میں بطور مکینک کام کرتے رہے۔ بڑے مخلص۔ با اخلاق اور صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔ جنازہ بشیر آباد سے محمد آباد لایا گیا جہاں نماز جنازہ کے بعد بوجہ موصی ہونے کے امانتاً دفن کیا گیا۔

مرحوم نے اپنے پیچھے سوگوار بیوہ کے علاوہ چار لڑکے اور چار لڑکیاں چھوڑی ہیں جن میں سے صرف ایک لڑکا اور دو لڑکیاں شادی شدہ ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور بیوہ اور بچوں کا خود حافظ وناصر اور کفیل ہو۔ آمین۔

(سلیم احمد سلیم چک نمبر ۱۵۱ ضلع تھرپارکر سندھ)

یوم تحریک جدید اور جماعتہائے احمدیہ پاکستان

امسال ۲۵ر ستمبر بروز جمعہ جن جماعتوں نے یوم تحریک جدید منا کر اپنی مساعی جملہ کی رپورٹ اور خوش کن نتائج مرکز میں بھجوائے ہیں ان کی فہرست بغرض دعا درج ذیل ہے۔ اللہ تعالیٰ جملہ عہدیداران جماعت کو حسنات دارین سے نوازے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

۱۔ جماعت احمدیہ فیصل آباد
۲۔ " شیخوپورہ
۳۔ " سانگھڑ
۴۔ " کوئٹہ بلوچستان
۵۔ " محلہ دارالبرکات ربوہ
۶۔ " کوٹ احمدیاں ضلع بدین
۷۔ " شادیوال ضلع گجرات
۸۔ جماعت احمدیہ محلہ فیکٹری ایریا ربوہ
۹۔ " چک ۱۸۴/۴ ضلع بہاولنگر
۱۰۔ " جہلم
۱۱۔ " محلہ دارالصدر شمالی ربوہ
۱۲۔ " محلہ دارالصدر غربی ربوہ
۱۳۔ " شریف آباد ضلع تھرپارکر (سندھ)

(باقی)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں
(مینیجر)

اولاد کی تربیت کا ذریعہ

حضرت اقدس فرماتے ہیں۔

"خود نیک بنو اور اپنی اولاد کیلئے ایک عمدہ نمونہ نیکی اور تقویٰ کا ہو جاؤ اور اس کو متقی اور دیندار بنانے کے لئے سعی اور دعا کرو ..... پس وہ کام کرو جو اولاد کے لئے بہترین نمونہ اور سبق ہو اور اس کے لئے ضروری ہے کہ سب سے اوّل خود اپنی اصلاح کرو اگر تم اعلیٰ درجہ کے متقی اور پرہیزگار بن جاؤ گے اور خدا تعالیٰ کو راضی کر لو گے تو یقین کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد کے ساتھ بھی اچھا معاملہ کرے گا"

ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۰۹، ۱۱۰

(قیادت تربیت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

شارٹ ٹینڈر نوٹس

۱۔ مندرجہ ذیل کاموں کے لیے محکمہ ہذا کے ایسے منظور شدہ ٹھیکیداروں سے جنہوں نے موجودہ کیلنڈر سال ۱۹۸۱ء کے لیے اپنا نام کا اندراج کرالیا ہو یا تجدید کرائی ہو۔ سربمہر دوبارہ ٹینڈر مطلوب ہیں۔ ٹھیکیداروں کو ٹینڈر کھولنے کے وقت اس بات کا ثبوت مہیا کرنا ہوگا۔

۲۔ ٹینڈر مجوزہ فارم پر کمپوزٹ شیڈول آف ریٹ جنرل ۱۹۷۹ء فی صد کم یا زائد پر دیئے جائیں۔

۳۔ مجوزہ زرضمانت کے بغیر کوئی ٹینڈر بھی قابل قبول نہیں ہوگا۔ زرضمانت 'ڈیپارٹ کال' کی صورت میں کسی بھی منظور شدہ بینک میں زیر دستخطی کے نام جمع کرائی جائے۔

۴۔ ٹینڈر ۸۱-۱۱-۱۱ کو بارہ بجے دوپہر تک وصول کئے جائیں گے اور اسی دن اور اسی وقت پر حاضر ٹھیکیداروں یا ان کے نامزد ایجنٹوں کی موجودگی میں کھولے جائیں گے

۵۔ کوئی ٹینڈر جو مشروط ہوگا۔ بذریعہ ڈاک یا تار دیا جائیگا قابلِ قبول نہ ہوگا کام کا تخمینہ لاگت تصریحات وغیرہ زیر دستخطی کے دفتر سے کسی بھی دن دفتری اوقات میں دیکھے جاسکتے ہیں

۶۔ ٹینڈر فارم زیر دستخطی کے دفتر سے قیمتاً کسی بھی دن دفتری اوقات کے دوران حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ ٹینڈر کھلنے والے دن کسی بھی شخص کو ٹینڈر فارم مہیا نہیں کئے جائینگے۔

۷۔ زیر دستخطی تمام یا کسی ایک ٹینڈر کو وجہ بتائے بغیر مسترد کرنے کا حق محفوظ رکھتے ہیں۔ ٹھیکیدار اور محکمہ کے درمیان اختلاف کی صورت سپرنٹنڈنگ انجینئر صاحب کا فیصلہ حتمی ہوگا۔

نمبر شمار	کام کا نام	اندازاً قیمت	زرضمانت	معیاد
۱	این ایف نہر کے کناروں کی درستگی برجی ۲۲۳۰۰۰ تا ۲۳۳۴۵۰	۲.۵۰ لاکھ	۵۰۰۰/-	۳ ماہ
۲	این ایف نہر کے کناروں کی درستگی برجی ۲۴۳۰۰۰ تا ۲۵۴۰۰۰ اور ۲۴۰۰۰۰ تا ۳۰۱۰۰۰	۲.۹۵ لاکھ	۶۰۰۰/-	۴ ماہ

چوہدری محمد اشرف علی مہتمم انہار
سرگودھا ڈویژن ایل جے سی سرگودھا

I.P.L ۷۵۵۳

اعلان نکاح

۲۳ر اکتوبر ۱۹۸۱ء بروز جمعۃ المبارک میری دختر عزیزہ بشریٰ بلقیس کا نکاح ہمراہ عزیزم صفدر جنگ خان ابن ماسٹر نور محمد خان صاحب سکنہ بھابڑا تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا بحق مہر مبلغ تیس ہزار روپے محترم حاجی خلیل الرحمان صاحب نے میرے مکان پر پڑھا۔ برات بھابڑا سے آئی تھی احمدی احباب کے علاوہ دیگر دوست بھی موجود تھے۔

قارئین الفضل سے دردمندانہ درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ کرے اور دونوں خاندانوں میں احمدیت کو قائم و دائم رکھے۔ آمین۔ (محمد اجمل انور صدر جماعت احمدیہ پاڑا چنار کرم ایجنسی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ:۔ اجتماع انصاراللہ

حاضری:

مجلس انصاراللہ مرکزیہ کے ۲۴ویں اجتماع کے اختتامی اجلاس کے وقت دفتر بیرون کے جاری کردہ اعداد و شمار کے مطابق ۲۱۷ مجالس حاضر تھیں۔ انصار کی تعداد ۴۱۶۲ تھی۔ ان میں سے ربوہ کے انصار کی تعداد ۱۶۷۲ ہے اس کے علاوہ بیرون پاکستان کے ۸ ممالک سے ۱۱ انصار شامل اجتماع ہوئے جن ممالک سے انصار تشریف لائے ہیں وہ ایران، کینیڈا، جرمنی، سری لنکا، بنگلہ دیش، افغانستان، بھارت اور انگلستان ہیں۔ اس کے علاوہ ۲۵۰۰ زائرین جن میں خدام و اطفال شامل ہیں اجتماع میں شامل ہوئے۔

سائیکل سفر:

امسال پہلی بار انصار کو مرکز سے یہ تحریک کی گئی تھی کہ وہ سائیکلوں پر اپنے اجتماع میں شریک ہونے آئیں چنانچہ امسال پہلی بار ۲۵ مجالس کے ۹۰ انصار پہلے روز اجتماع میں شامل ہونے پہنچ چکے تھے۔ ان میں سے دو انصار تھرپارکر (اندرون سندھ) سے بھی تشریف لائے تھے۔ یہ فاصلہ قریباً سات سو میل بنتا ہے پہلے روز کی حاضری کے اعداد و شمار کے مطابق سائیکل پر آنے والوں میں سب سے زیادہ انصار سرگودھا سے دوسرے نمبر پر گجرات سے اور تیسرے نمبر پر فیصل آباد سے تشریف لائے۔

اجلاس دوم:

حضور انور کے خطاب کے بعد کھیلیں ہوئیں اور اس کے بعد مغرب و عشاء کی نمازیں باجماعت ادا کی گئیں۔ بعد ازاں طعام کا وقفہ ہوا اور رات ساڑھے سات بجے اجلاس دوم شروع ہوا اس اجلاس کے صدر محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد تھے۔ صاحب صدر اور دیگر حاضرین و مقررین سٹیج کے فرش پر بیٹھے ہوئے تھے اور مقرر بھی بیٹھ کر تقریر کرتے تھے۔ تلاوت قرآن کریم سے اس اجلاس کا آغاز ہوا جو کہ مکرم قاری حافظ عاشق حسین صاحب نے کی۔ بعد ازاں حیدرآباد کے مکرم میر مبارک احمد صاحب تالپور نے نہایت پر اثر انداز میں سیدنا حضرت اقدس کا منظوم کلام ؎

اسلام سے نہ بھاگو راہ ھدیٰ یہی ہے
اے سونے والو جاگو شمس الضحیٰ یہی ہے

ترنم سے پڑھ کر سنایا۔

بعد ازاں صدر مجلس انصاراللہ مرکزیہ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے درس قرآن کریم دیا۔ آپ نے آیت قرآنی

یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَاللّٰهُ یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ ۝

(المائدہ: ۶۸)

کی تفسیر فرماتے ہوئے بتایا کہ اس حکم کے حوالے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام پیروکاروں پر یہ فرض عائد کیا گیا ہے کہ وہ اپنے دین کی تبلیغ کے کام میں منہمک رہیں اور یہ تبلیغ اسی طرح سے فرض ہے جس طرح سے عبادت فرض ہے۔ آپ نے فرمایا کہ قرآن کریم میں جگہ جگہ یہ حکم مختلف رنگ میں دیا گیا ہے۔ اور وہ مسلمان جو تبلیغ نہیں کرتا اور وہ مسلمان جو تبلیغ کرتا ہے اور اللہ کے دین کو دوسرے لوگوں تک پہنچاتا ہے ان کے درجے اور مقام میں زمین و آسمان کا فرق ہے تبلیغ نہ کرکے کوئی شخص مومن نہیں رہ سکتا۔ آپ نے فرمایا کہ قرآن نے بتایا ہے کہ اس راہ میں مشکلات بھی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ساتھ ہی یہ تسلی بھی دے دی ہے کہ اللہ نے یہ فیصلہ کر رکھا ہے کہ وہ تبلیغ کرنے والوں کو بچائے گا اور لازماً ان کو فتح ملے گی۔ میاں صاحب موصوف نے کہا کہ اس سے یہ نکتہ بھی نکلتا ہے کہ جب فتح اس خدا نے دینی ہے تو تبلیغ میں کسی اور چیز پر بھروسہ نہ کرنا۔ باتیں یا دلائل کامیابی کا اصل ذریعہ نہیں ہیں بلکہ ایک مبلغ کی حقیقی کامیابی اس کی خدا تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا ہے۔ آپ نے کہا کہ تبلیغ اور دعا کا چولی دامن کا ساتھ ہے کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ کوئی مومن اپنی کوشش سے کسی ایک بھی شخص کے دل کو تبدیل نہیں کر سکتا۔ دل کا بدلنا اللہ ہی کا کام ہے۔ آپ نے کہا کہ تبلیغ کے رستے میں جو مشکلات پیدا ہوتی ہیں ان کے بارے میں تاریخ شاہد ہے کہ یہی اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کا ذریعہ بنتی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ہی ان سے بچاتا ہے۔ میاں صاحب نے کہا کہ جب بچانا خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے تو ہمیں یہ اختیار حاصل نہیں ہے کہ ہم مشکلات سے ڈر کر تبلیغ کو چھوڑ بیٹھیں محترم صاحبزادہ صاحب نے کہا کہ اسی لئے مجلس انصاراللہ تمام انصار کو بار بار اس فریضے کی طرف توجہ دلاتی ہے۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ امسال انصار حضرات پہلے سے بڑھ چڑھ کر تبلیغ دین کا فریضہ ادا کریں گے اور دعا کریں گے کہ اے خدا ہمیں موت نہ دینا جب تک ہم تیرے حضور ایک کامیاب مبلغ نہ بن جائیں۔ آمین

محترم صاحبزادہ صاحب کے اس درس قرآن کے بعد مولانا غلام باری صاحب سیف نے درس حدیث دیا اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے جوش تبلیغ پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے تبلیغ کی فضیلت، ثواب اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے جوش تبلیغ کا ذکر کیا۔ بعد ازاں محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب نے ملفوظات سیدنا حضرت اقدس کا درس دیا۔ ان کے بعد مولانا محمد اسمٰعیل صاحب منیر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے موضوع پر تقریر کی اور انفرادی اور اجتماعی تبلیغ کے واقعات سنائے۔ اس کے بعد مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے سیرۃ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ پر تقریر کی اور حضور کے جوش ایمانی اور تبلیغ دین کی دلی تڑپ کے ایمان افروز واقعات سنائے۔

اس اجلاس کا آخری پروگرام سلائیڈز دکھانے کا پروگرام تھا جو لگ بھگ ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہا۔ مجلس انصاراللہ کے قائد اصلاح وارشاد مکرم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب منیر نے خانہ کعبہ، قادیان، تبلیغ دین اور حضرت اقدس کی پیش گوئیوں پر مشتمل نہایت خوبصورت سلائیڈز دکھائیں اور ساتھ ساتھ لاؤڈ سپیکر پر رواں تبصرہ کرتے گئے۔ سلائیڈز میں زیادہ تعداد قادیان دارالامان کی سلائیڈز تھیں۔ انہوں نے قادیان کے تمام اہم اور قابل دید مقامات کی خوبصورت تصویر کشی کی۔ یہ طویل پروگرام جو نہایت دلچسپی کا حامل تھا جملہ انصار نے نہایت دلچسپی اور محویت سے دیکھا۔ آخر میں رات کے ساڑھے دس بجے کے قریب اس اجلاس کے صدر محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے دعا کروائی اور اس طرح سے یہ اجلاس اختتام کو پہنچا۔

اہلیہ ڈاکٹر عبدالحق صاحب مرحوم وفات پاگئیں

انا للہ و انا الیہ راجعون

خاکسار کی ہمشیرہ امۃ السلام صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر عبدالحق ملک (ریٹائرڈ سول سرجن) مرحوم ۲۹ اور ۳۰ر اکتوبر کی درمیانی شب ڈیڑھ بجے انتقال فرما گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ وفات کے وقت مرحومہ اپنے بڑے بیٹے عزیزم ڈاکٹر طاہر محمود ملک (۳۶۔ سول لائن راولپنڈی) کے ہاں مقیم تھیں۔ ڈاکٹر طاہر محمود ان کی میت لے کر ۳۰ر اکتوبر تین بجے بعد دوپہر ربوہ پہنچے۔ ازراہ شفقت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں مرحومہ کی نماز جنازہ پڑھائی اور ڈاکٹر طاہر محمود ملک سے تعزیت فرمائی۔

بعد ازاں بہشتی مقبرہ ربوہ میں مرحومہ کی تدفین عمل میں آئی۔ تدفین کے بعد مکرم مرزا عبدالحق صاحب پراونشل امیر جماعت احمدیہ نے دعا کرائی۔

مرحومہ کے شوہر مکرم ڈاکٹر عبدالحق ملک چھ ہفتہ پیشتر فوت ہو کر بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے بچوں کو اپنی رحمت کے سایہ میں رکھے اور دین و دنیا کے حسنات سے نوازے۔ آمین۔

(عبدالمنان ناہید۔ راولپنڈی)

فضل ربانی۔ رحمت آسمانی (مصنفہ حکیم عطاء اللہ کراچی)

اہل پاکستان کے لئے پیغام دولت۔ مہنگائی بیروزگاری مفلسی کا خاتمہ
اہل پاکستان کی زرعی تجارتی اقتصادی و معاشی مشکلات کا حل۔
۱۹۲ صفحات سابقہ قیمت پانچ روپیہ موجودہ قیمت اڑھائی روپیہ

ملنے کا پتہ:۔ افضل برادرز گولبازار ربوہ

جدید نسخہ جات کا چارٹ

CURATIVE SYSTEM OF MEDICINE

ڈاکٹرز۔ حکیم اور ہومیو پیتھ حضرات کے لئے
خط آنے پر مفت ارسال کیا جاتا ہے

کیور ٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
پاکستان
لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس ربوہ فون ۶۰۶ ۶۰۷

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴